Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون نمبر ۱۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ؛ ۲۳ نبوت ۱۳۵۹ ہش ؛ ۲۳ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے پیارے آقا ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے مولا کریم کے آستانے پر سجدہ ریز رہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے خاص فضل و عنایت سے پیارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ پر اپنی رحمتوں فضلوں اور برکات کا سایہ رکھے اور آپ کے تمام مقاصد اور عالمگیر غلبہ اسلام کیلئے جملہ منصوبوں کو اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کو نزلہ سے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کو برکتوں والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔

اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ساری قوتوں کا زور ٹوٹ جائیگا

سپین میں ایک گاؤں کے میئر نے حضور سے مسجد تعمیر کرنے کی درخواست کی

دس سال کے اندر اندر سپین میں اللہ تعالیٰ نے انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

(آخری قسط)

حضور نے یہ دلچسپ بات بتائی کہ قریب کے سکول کے نصف بچے تو ہیڈ ماسٹر کے منع کرنے کے باوجود سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آگئے۔ اس کے علاوہ عورتیں مرد جوان بوڑھے اور پھر اس سکول کے ہیڈ ماسٹر خود بھی آگئے۔ اس طرح ایک وقت میں سات آٹھ سو یا ہزار افراد شامل تھے۔ اور کسی وقت بھی تین سو سے کم افراد شامل نہیں تھے۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی خوشی کا یہ حال تھا کہ ان کے جسم کی ہر پور سے خوشی چشمے کی طرح ابل رہی تھی۔ لوگوں نے ہر وقت مجھے گھیرے رکھا۔ بعض دفعہ میں رستہ بنا کر نکلا بھی مگر پھر بھی لوگ فوراً ہی میرے گرد جمع ہو گئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اس صورت حال میں میں نے ایک دفعہ مذاقاً کہا کہ مجھے تو کوئی پوچھ ہی نہیں رہا۔ اس پر کوئی صاحب ایک بوتل لائے۔ جس میں سے میں نے چند گھونٹ پانی پیا۔ کیونکہ اس وقت میرا حلق خشک ہو چکا تھا۔ پھر وہ لوگ مجھے اس میز پر لے گئے۔ جس پر مہمانوں کے لئے مونگ پھلی۔ میوے۔ بوتلیں۔ انگور اور دوسری کھانے کی چیزیں پڑی تھیں۔ حضور نے بتایا کہ لوگوں کا جوش و خروش اتنا تھا کہ وہاں پر میں انگوروں کے صرف تین دانے اور تین گھونٹ پانی پی سکا۔ حضور نے فرمایا کہ میں بڑے بڑے گچھے انگوروں کے توڑتا تھا اور اگر کسی بڑے مرد یا عورت کو دیتا تھا تو وہ سارا خود نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ ایک ایک دانہ کر کے اور سب میں تقسیم کر کے اس طرح کھاتے جس طرح حضرت اقدس کے لنگر کا تبرک کھا رہے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ جب وہاں پر موجود احمدی احباب نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے تھے تو وہاں کے بچے بھی اس کا جواب دینے میں شامل ہو جاتے تھے۔ ان کو اللہ اکبر پوری طرح کہنا تو نہیں آتا تھا۔ ان میں سے کوئی تو اللہ کہہ کر اور کوئی "اللہ ہو" کہہ کر رک جاتا تھا۔

حضور نے بتایا کہ وہاں کے ٹی وی نے چار منٹ تک سنگ بنیاد رکھنے کی کارروائی دکھائی جس سے لوگ ہمیں بڑی اچھی طرح پہچاننے لگ گئے اس کا اظہار اس طرح سے ہوا کہ اس تقریب سے اگلے دن ہم لوگ ایک باغ دیکھنے کے لئے گئے۔ حضور نے فرمایا یہ باغ ہمارا ہی تھا مسلمانوں کا تھا۔ مگر وہاں پر داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ ٹکٹ دینے والے نے جب ہمیں دیکھا تو کہنے لگا۔ کہ ان کے لئے ٹکٹ چاہیئے؟ ان کو ٹکٹ کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے علاوہ دوکانوں پر بھی لوگ پہچان جاتے تھے۔ اور خاص توجہ دیتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ پیار کا اظہار ایسا تھا جو ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔ وہ ہمارے ساتھ کے احمدیوں سے بار بار پوچھتے کہ حضرت صاحب دوبارہ کب آئیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایسی تبدیلی پیدا کی کہ اس وقت جبکہ چودھویں صدی کا اختتام ہو رہا تھا اللہ نے پانچ سو سال کے طویل وقفہ کے بعد مسجد بنانے کی توفیق دے دی۔ اب وہاں جو مسجد بنے گی اس میں اور ہماری مسجد میں ایک صدی کا فاصلہ پڑ گیا۔

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر ربوہ میں ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے گئے

پہلا بکرا سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے صدی شروع ہونے کے فوراً بعد ذبح کیا

ربوہ ۱۸ نبوت / نومبر۔ پندرھویں صدی کے آغاز پر پہلے ہفتہ کے اندر جماعت احمدیہ اور ذیلی اداروں کی طرف سے ایک سو ایک بکروں کا صدقہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا۔ تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل خاص سے اس صدی کو غلبۂ اسلام کی صدی بنائے اور برکتوں اور فضلوں کا نزول فرمائے آمین

صدر انجمن احمدیہ کے ایڈیشنل ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے تفاصیل بتاتے ہوئے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلا بکرا خود سیدنا حضور پُرنور ایدہ اللہ نے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کی شام غروب آفتاب کے چند منٹ بعد جبکہ پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہو رہا تھا اپنے دست مبارک سے ذبح کر کے صدقہ کیا۔ اس کے علاوہ اس روز دو اور بکرے بھی صدقہ کئے گئے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ سات محرم الحرام تک جاری رہا۔ اور ربوہ کے مختلف محلوں میں ایک سو ایک بکرے صدقہ کئے گئے۔

باقی صفحہ ۸ پر

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۷ بابت ۲ تا ۴ اگست ۱۹۸۰ء (قسط اوّل)

اوسلو میں سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

شہر کے میئر کی طرف سے استقبالیہ تقریب کا اہتمام جملہ اہل شہر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

ناروے کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ کا دردانگیز و پُراثر خطاب

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست ۱۹۸۰ء کا دن ناروے کی سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمانے، ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ پڑھانے، افتتاحی تقریب میں تشریف لانے والے مختلف ممالک کے سفارتی نمائندوں کے ساتھ ملاقات اور تبادلۂ خیالات کرنے نیز احمدیہ مشن ہاؤس پر لوائے احمدیت لہرانے اور یورپی ممالک سے آئے ہوئے احمدی احباب کو ارشادات سے نوازنے کے باعث انتہائی مصروفیت میں گزارا تھا۔ اسلئے اگلے روز یعنی ۲ اگست کو حضور نے کسی قدر آرام فرمایا۔ حضور اُس روز اوسلو شہر کے میئر موصوف کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت کے بعد ناروے کے ایک پُرفضا علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ۳ اگست کو حضور نے ناروے کے احباب جماعت کو ملاقات کا شرف عطا کر کے انہیں اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ایک درد انگیز خطاب سے نوازا۔ ۴ اگست کو حضور نے یورپ کے مبلغین کرام کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور غلبہ اسلام کے کام کو تیز تر کرنے کے سلسلہ میں انہیں نہایت اہم ہدایات دیں۔ ان تین دنوں کی حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کی کسی قدر تفصیل ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

(۲ اگست ۱۹۸۰ء)

اوسلو شہر کے میئر موصوف کی طرف سے استقبالیہ تقریب

اوسلو شہر کے میئر مسٹر نور اینگن (MR. NOR AENGEN) مسجد کی افتتاحی تقریب میں مصروفیت کی وجہ سے خود تشریف نہیں لا سکے تھے۔ تاہم موصوف نے اگلے روز ۲ اگست کو حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں اپنے آفس میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کر کے حضور کو اہل شہر کی طرف سے خوش آمدید کہا اور ناروے میں سب سے پہلی مسجد بنانے اور اسکا افتتاح کرنے پر حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

حضور ایدہ اللہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ، مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ناروے، مکرم نور احمد صاحب بولستاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناروے اور مکرم مبارک احمد راجپوت آف اوسلو کی معیت میں ساڑھے گیارہ بجے موٹر کاروں میں میئر موصوف کے دفتر تشریف لے گئے۔ انہوں نے روایتی طریق کے مطابق ریسیپشن ہال میں خود تشریف لا کر حضور کا پرتپاک استقبال کیا اور حضور کے اوسلو میں تشریف لانے پر پورے شہر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے جواباً میئر موصوف اور اوسلو کے جملہ شہریوں کا شکریہ ادا کیا اور ان کی ترقی و خوشحالی کے بارہ میں نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے اُنہیں دعاؤں سے نوازا۔

بعدازاں میئر موصوف نے ناروے میں سب سے پہلی مسجد کے افتتاح پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے ناروے میں سب سے پہلی مسجد کے قیام اور اس کے افتتاح کو ایک تاریخی واقعہ قرار دیا اور ناروے کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی دینی و دنیوی ترقی اور خوشحالی کے ضمن میں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ حضور نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسلام میں مساجد کی اہمیت کے بارہ میں انہیں تفصیل سے آگاہ فرمایا اور دُنیا کے مختلف ممالک اور بالخصوص مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ، تعلیم، صحت عامہ اور روحانی آسودگی و خوشحالی کے ضمن میں بنی نوع انسان کی جو خدمات بجا لا رہی ہے اور اس کے جو خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں حضور نے اختصار کے ساتھ ان پر بھی روشنی ڈالی۔ اور اسلامی تعلیم کے محاسن و فضائل کو واضح کر کے بتایا کہ دنیا کے موجودہ مسائل اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ہی حل ہوں گے۔

میئر موصوف نے حضور کے ارشادات کو بہت دلچسپی اور توجہ سے سُنا اور ایک دفعہ پھر حضور کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ حضور کے ساتھ تفصیلی ملاقات اور تبادلۂ خیالات کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

ناروے کے ایک پُرفضا علاقہ کی سیر

ناروے کا ملک سرسبز پہاڑیوں، شاداب وادیوں اور جابجا پھیلی ہوئی خوشنما جھیلوں کی وجہ سے بہت حسین قدرتی مناظر سے مالا مال ہے اس کے حسین قدرتی مناظر میں دلکشی پیدا کرنیوالی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کا ساحل بہت کٹا پھٹا ہے۔ جگہ جگہ سمندر کا پانی سرسبز پہاڑی وادیوں کے اندر دُور دُور تک گھسا ہوا ہے۔ اور اس نے جابجا بہت ہی وسیع و عریض دلکش جھیلوں کی شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ پہاڑیوں کے درمیان میلوں میل اندر گھسے ہوئے سمندر کے ان آبی خلجوں کو انگریزی میں فیورڈ (FIORD) کہتے ہیں۔ ناروے کے یہ فیورڈز اپنے بلا کے حسین و دلکش مناظر کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ ان فیورڈز کے دونوں اطراف کی سرسبز پہاڑیوں پر پختہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں جو فیورڈز کے ساتھ ساتھ بل کھاتی ہوئی چلتی چلی جاتی ہیں۔ ان سڑکوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹی چھوٹی بستیاں آباد ہیں۔ علاوہ ازیں جابجا ہوٹل اور ریسٹورنٹ بنے ہوئے ہیں جن میں سیاح آ کر ٹھہرتے اور حسب ضرورت کھانا وغیرہ کھاتے ہیں۔

۲ اگست کو احمدیہ مشن ہاؤس نے حضور ایدہ اللہ کو "ہنی فس" نامی فیورڈ اور اس کے اردگرد کا علاقہ دکھانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ حضور اس روز اوسلو کے میئر موصوف کی طرف سے منعقد کی گئی استقبالیہ تقریب سے واپس تشریف لانے کے بعد ایک بجے دوپہر کے قریب مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ و متعدد مقامی احباب موٹر کاروں میں اوسلو سے روانہ ہوئے اور جانب شمال مشرق "ہنی فس" فیورڈ کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے اسے ایک پل پر سے عبور کر کے "نورافیلیٹ" نامی پہاڑی کی طرف روانہ ہوئے اور پھر نورافیلیٹ سے دس کلو میٹر پہلے سُولی نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

وہاں حضور نے تین بجے سے پانچ بجے سہ پہر تک قیام فرمایا اور ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں ادا کیں۔ نیز فیورڈ کے کنارے پر کچھ دیر چہل قدمی فرمائی۔ وہاں سے روانہ ہو کر حضور نورافیلیٹ پہاڑی کی چوٹی پر گئے جہاں سے اردگرد کی پہاڑیوں اور ان کی درمیانی وادیوں کا کچھ دیر نظارہ کیا اور پھر وہاں سے "سکلنگ" (SKLING) نامی مقام کی طرف روانہ ہو کر روڈ نمبر ۲۸۴ کے راستے "ہنی فس" فیورڈ پر واپس آئے اور فیورڈ کی دوسری جانب اس کے ساتھ ساتھ چلنے والی سڑک پر سفر کرتے ہوئے شام کو اوسلو کے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔ اس پُرفضا علاقہ کی سیر کے دوران جانے اور آنے میں قریباً ۲۳۲ کلو میٹر فاصلہ طے ہوا۔ واپس آ کر حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

(۳ اگست ۱۹۸۰ء)

اجتماعی ملاقات اور احباب ناروے سے دردانگیز خطاب

۳ اگست کا دن احباب جماعت کے ساتھ اجتماعی ملاقات کے لئے مخصوص تھا۔ احباب اُس روز مشن ہاؤس میں بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اجتماعی ملاقات کا انتظام "مسجد نور" میں کیا گیا تھا اور مستورات ایک علیحدہ کمرہ میں جمع تھیں۔ جب سب احباب مسجد کے ہال میں آ جمع ہوئے حضور نے سوا گیارہ بجے قبل دوپہر مسجد میں تشریف لا کر اور ایک کرسی پر رونق افروز ہو کر احباب سے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں انہیں ان کی عظیم ذمہ داریاں یاد دلا کر اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے ضمن میں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ حضور کا دلوں کو ہلا دینے والا یہ دردانگیز خطاب دو گھنٹے تک جاری رہا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عظیم کردار کی بعض جھلکیاں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

حضرت سرورِ کائنات سردار انبیاء خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت آپ کے عدل و انصاف جرأت و بہادری اور رعب و دبدبہ اور علم و حکمت کی نہ صرف امتِ مسلمہ قائل ہے بلکہ غیر مسلم تاریخ دان اور متعصب مستشرقین بھی اپنی تحریروں میں اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔

مسٹر چرچل کا اعتراف

انگلستان کے مشہور مدبّر اور سیاسی لیڈر آنجہانی مسٹر ونسٹن چرچل نے اپنی کتاب "ہسٹری آف دی ورلڈ" میں لکھا ہے کہ اگر (حضرت) عمر (رضی اللہ عنہ) دس سال اور برسرِ اقتدار رہتے تو آج ساری اس دنیا کا نقشہ اور جغرافیائی اور سیاسی تقسیم وہ نہ ہوتی جو اس وقت ہے یعنی دنیا کے اکثر ممالک مسلمان ہوتے۔

آنجہانی مسٹر گاندھی کی رائے

مجھے یاد ہے برصغیر ہند کی تقسیم یعنی پاکستان کے وجود میں آنے کے چند سال قبل ہندو قوم کے مہاتما گاندھی نے جب یہ محسوس کیا کہ ہندوستانی ریل گاڑیوں کے تیسرے درجہ میں سفر کرنے والے مسافروں کو وہ سہولتیں بھی میسّر نہیں جو نہ صرف حکومت کا فرض ہے بلکہ عام انسانیت کے احترام کے لحاظ سے بھی وہ سفری سہولتیں انہیں میسّر ہونی چاہئیں تو انہوں نے اس وقت کی حکومت کو توجہ دلائی کہ اسے ریلوے کے وزیر اور دیگر افسران کو حکم دینا چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قابلِ تحسین نمونہ پر عمل کرتے ہوئے گاہے بگاہے بھیس بدل کر ریل گاڑیوں کے تیسرے درجہ میں عام مسافروں کی طرح سفر کر کے ان کی تکالیف اور مشکلات معلوم کریں اور پھر انہیں جلد از جلد دور کرنے کے پروگرام بنا کر ان پر عمل کیا جائے۔ اس طریق سے انہیں یقینی اور عملی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ مسافروں کو کیا کیا پریشانیاں اور تکالیف ہوتی ہیں اور ریلوے کے عام ملازمین ان سے کیسا کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے پاکستان کی موجودہ حکومت کے ریلوے حکام بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس نہایت مفید طریق کار پر کبھی کبھی عمل کر کے مسافروں کی تکالیف اور پریشانیاں اور ریل گاڑیوں کے ڈبوں کی حالت معلوم کیا کریں تو ریل گاڑیوں میں سفر کرنے والے مسافروں کی بہت سی ان تکالیف کا ازالہ ہو سکتا ہے جن کا ذکر آئے دن اخبارات میں ہوتا رہتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی کا معمول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ کبھی کبھی آپ رات کے وقت بعض اوقات تن تنہا اور بعض دفعہ اپنے کسی خادم کے ساتھ مدینہ منورہ کے مختلف علاقوں میں گشت فرمایا کرتے تھے تاکہ اپنی رعایا کے حالات کا بذاتِ خود مشاہدہ کر کے ان کی خوشحالی، ترقی اور قیام امن و امان کی ذمہ واری کو باحسن طریق انجام دے سکیں اور حکومت کے کارندے اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی نہ کر سکیں۔ ذیل میں سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مختلف کتب سے بعض ایسے دلچسپ ایمان افروز اور قابلِ قدر واقعات قارئین الفضل کے لئے اپنے الفاظ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو اسلام کے اس عظیم خلیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ زمانہ اپنے رنگ بدلتا رہتا ہے اور ہر دور اور ہر ملک کے سربراہوں کے لئے من و عن اس رنگ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیش کردہ نمونہ پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہم آج بھی ان کے عملی نمونہ کی روشنی میں سید القوم خادمھم (قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے) کی مثال پر عمل سے عوام کے ساتھ ہمدردی اور ان کے لئے سہولتیں پیدا کر کے ان کے دل جیتے جا سکتے اور اللہ تعالے سے اجر و ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت فاروقِ اعظم کا ایک بدوی سے سلوک

ایک رات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اکیلے گشت کرتے کرتے مدینہ سے باہر ایک ویرانے میں جا نکلے کچھ فاصلہ پر آپ نے آگ جلتی ہوئی دیکھی آپ وہاں پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ ایک بدوی دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپائے افسردگی کے عالم میں بیٹھا ہے اس کا اونٹ اس کے پاس کھڑا ہے جس کے قریب ہی ایک معمولی سا خیمہ سا لگا ہے وہ بدوی ایسے دکھ اور پریشانی میں اس حد تک کھویا ہوا تھا کہ اسے حضرت عمر رضی کے آنے کی آہٹ تک محسوس نہ ہوئی۔ آپ نے آہستہ سے اسے السلام علیکم کہا۔ لیکن بدوی نے کوئی جواب نہ دیا آپ نے پھر باآواز بلند کہا السلام علیکم اس پر بدوی نے آپ کی طرف سر اٹھا کر دیکھا لیکن پریشانی کے عالم میں آپ کو پہچان نہ سکا اور کوئی ڈاکو یا اجنبی سمجھ کر آپ کو سختی سے کہنے لگا۔

"یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے پریشان نہ کرو۔ میرے پاس رکھا ہی کیا ہے جو تم مجھے لوٹنا چاہتے ہو۔"

یہ کلمات سن کر حضرت عمر رضی نے نہایت نرمی اور محبت سے فرمایا۔

"بھائی تم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے۔ تم اس قدر پریشان کیوں ہو، میں نہ کوئی ڈاکو ہوں اور نہ تمہارا کوئی دشمن ہوں۔ میں تو تمہارا ہمدرد اور دوست بن کر آیا ہوں۔ مجھ سے اپنا حال بیان کرو۔ مجھ سے جیسے بھی ہو سکا تمہاری مدد کرونگا۔"

فقیر کے بھیس میں ڈاکو

حضرت عمرؓ کے ان الفاظ کا اس بدوی پر کچھ اثر نہ ہوا وہ نہایت درشت لہجہ میں بولا۔ "ایک فقیر کے بھیس میں تم مجھے کوئی چور یا ڈاکو معلوم ہوتے ہو۔ قبل اس کے کہ میں تمہارے مقابلہ کے لئے تلوار میان سے باہر نکالوں بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

لیکن حضرت عمرؓ نے اس کے اس ناروا رویّہ کے باوجود پھر نہایت محبت بھرے انداز میں اسے کہا۔

"میرے بھائی میں ڈاکو نہیں ہوں۔ مدینہ کا ایک شریف شہری ہوں۔ ذرا سیر کی غرض سے ادھر آنکلا تھا اور اس آگ کی روشنی کو دیکھ کر تمہارے پاس چلا آیا ہوں۔ تم مجھے مصیبت زدہ معلوم ہوتے ہو۔ کیا ہی اچھا ہو اگر میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔ صرف اسی نیت سے میں تم سے تمہارے حالات دریافت کر رہا ہوں۔"

حضرت عمر رضی نے محبت بھرے لہجے میں یہ الفاظ سن کر اس بدوی نے آپ کے چہرے کی طرف کسی قدر غور سے دیکھا۔ پھر اس نے پوچھا "کیا تم مدینہ کے رہنے والے ہو اور وہاں کیا کام کرتے ہو بھائی؟"

حضرت عمرؓ نے جواب دیا "ہاں میرے بھائی میں مدینہ ہی کا رہنے والا ہوں اور میرا کام اپنے بھائیوں کی خدمت کرنا ہے۔"

خیمہ سے کسی کے کراہنے کی آواز

بدوی کو شبہ ہوا کہ شائد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے کسی رئیس کے غلام ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ میرا کام خدمت کرنا ہے۔ چنانچہ اس نے آپ سے پھر سوال کیا "کیا تم وہاں کسی کے غلام ہو۔"

"نہیں میں اپنے مسلمان بھائیوں کا خادم ہوں" آپ نے جواب دیا۔ "میں صرف اتنا جاننا چاہتا ہوں کہ آخر اس تم یہاں اس قدر پریشان کیوں بیٹھے ہو۔"

اسی اثنا میں اندر خیمہ سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو آپ نے بدوی سے دریافت کیا "یہ اندر خیمہ میں کون کراہ رہا ہے کیا کوئی بیمار تمہارے ساتھ ہے"

"یہ میری بیوی کی آواز ہے" بدوی نے جواب دیتے ہوئے کہا "ہم لوگ بہت دور سے آ رہے تھے میری بیوی حاملہ ہے اس مسافری اور مفلسی کی حالت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبکہ ہمارا وطن بھی یہاں سے دور ہے۔ میری بیوی اچانک دردِ زہ میں مبتلا ہو گئی ہے اور اس کے وضع حمل کا وقت آپہنچا ہے لیکن میں ایک غریب مسافر ہوں اور پھر یہاں کے لوگوں سے بھی بالکل ناواقف ہوں۔ کسی دایہ کا صرفہ بھی برداشت نہیں کر سکتا اور نہ کسی اور شخص سے مدد لے سکتا ہوں۔ اس لئے یہاں اس حال میں پریشان بیٹھا سوچ رہا ہوں کہ کیا کروں مگر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تم خدا سے میری اس مشکل کی آسانی کے لئے دعا کرو اس وقت تو وہی میری مدد کر سکتا ہے۔

میں ایک دایہ کو جانتا ہوں

"تم پریشان نہ ہو" حضرت عمرؓ نے اسے تسلی دی "میں ایک دایہ کو جانتا ہوں اور ابھی فوری طور پر اسے لے کر آتا ہوں" اس بدوی کو یہ تسلی دے کر آپ فوراً وہاں سے سیدھے اپنے گھر پہنچے جہاں آپ کی فرمانبردار بیوی آپ کا انتظار کر رہی تھی۔ آپ نے جاتے ہی اسے اس بدوی کی مصیبت کی پوری داستان سنائی اور جیسے ہی اس نیک خاتون نے سارا واقعہ سنا وہ از خود اپنی بے کس بہن کی مدد کو جانے کے لئے تیار ہو گئی۔

حضرت عمرؓ نے روانگی سے قبل اپنی بیوی کو کہا "وہ لوگ بہت ہی غریب ہیں۔ اگر اس وقت گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہو تو وہ بھی اپنے ساتھ لے لو؟" "صرف آپ کا کھانا باقی ہے" آپ کی اطاعت گذار بیگم نے جواب دیا۔ "کیا اور کچھ نہیں؟" آپ نے پوچھا "تھوڑا سا بکری کا دودھ ہے" بیگم نے عرض کی۔ "کیا کوئی اور چیز بھی ہے؟" آپ نے دوبارہ پوچھا۔ "تھوڑا سا آٹا۔ چند کھجوریں اور ناریل کا تیل ہے اور خدا کی قسم اس کے سوا اس وقت گھر میں اور کوئی چیز نہیں" "اچھا میں اونٹ لاتا ہوں تم یہ سب چیزیں تیار رکھو" آپ نے اپنی بیگم سے فرمایا۔ "کیا آپ کھانا نوش نہیں فرمائیں گے" بیگم نے دریافت کیا۔ "وہ لوگ اس وقت اس کھانے کے مجھ سے زیادہ حقدار ہیں" آپ نے جواب دیا اور اونٹ لانے کے لئے گھر سے باہر آ گئے۔ چند ہی لمحے گذرے تھے کہ اونٹ آ گیا اور آپ اپنی اہلیہ اور کھانے کی ان چیزوں کے ساتھ فوراً اس ویرانے کی طرف روانہ ہو گئے جہاں وہ بدوی خیمہ زن تھا۔ چنانچہ وہ بدوی آپ کو دیکھ کر نہایت خوش ہو گیا اور کہنے لگا "اے خدا کے نیک بندے تو نے اس وقت مجھ پر وہ احسان کیا ہے جو میں کبھی نہیں بھول سکتا اور تا زندگی میں اس بار سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔" آپ نے فرمایا۔ "تم اس کا کچھ خیال نہ کرو میں نے صرف اپنا فرض ادا کیا ہے" اتنے میں آپ کی اہلیہ خیمہ کے اندر جا چکی تھیں تاکہ اپنی اس بے کس مصیبت زدہ بہن کی مدد کر سکے۔

بیٹے کی پیدائش

چنانچہ آپ نے کھانے کی چیزیں اس بدوی کے سامنے رکھ دیں اس نے سیر شکم ہو کر کھانا کھایا اور کچھ ضروری چیزیں اندر بھیج دیں اور بڑی ممنونیت سے آپ کا شکریہ ادا کرنے لگا۔ لیکن آپ خاموشی سے زیر لب اس غریب الدیار جوڑے کے لئے دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکل آسان کر دے ابھی تھوڑی دیر ہی اس سکوت پر گذری تھی کہ خیمہ کے اندر سے آپ (حضرت عمرؓ) کی بیگم صاحبہ نے بڑے خوش کن انداز میں آپ کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ "امیر المومنین اپنے ساتھی کو مبارکباد دیجئے اور اسے یہ خوشخبری دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرزند عطا فرمایا ہے۔"

"امیر المومنین" کے الفاظ سن کر وہ بدوی حیرت زدہ رہ گیا۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور وہ اس خوف سے کانپنے لگا کہ جس شخص کو وہ چور اور ڈاکو خیال کرتا رہا اور جس سے وہ اتنی بے باکی اور آزادی سے گفتگو کرتا رہا۔ جسے وہ تلوار استعمال کرنے کی دھمکی دے چکا ہے اور جس نے اس مشکل کے وقت میں اس کی اس قدر بروقت مدد کی ہے وہ حضرت سرورِ کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز اور خاص صحابی اور وسیع و عریض اسلامی سلطنت کے سربراہ و خلیفہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ اس نے آپ کو پہچانتے ہی نہایت شرم اور ندامت سے ان سے اپنی بدسلوکی اور سختی کی معذرت کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے گلے لگا کر بیٹے کی مبارکباد دی اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کوئی فکر نہ کرو۔ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ قوم کا سردار تو وہ ہے جو قوم کا خدمت گزار اور خادم ہو یہ تو میرا فرض تھا جو ادا کرنے کی مجھے توفیق مل گئی ہے۔ میں امت مسلمہ کے ہر فرد کی تکلیف و پریشانی یا محتاجی کے لئے اپنے خدا کے حضور جوابدہ ہوں۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ ذمہ داری بااحسن طریق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

عظیم کردار

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا عظیم کردار میں ایک عام انسان کیساتھ انسانی ہمدردی۔ تعاون۔ محبت اور اخوت و مساوات اور امداد باہمی کا جو قابلِ صد ستائش جذبہ اور روح کارفرما تھی وہ ان میں یقیناً دنیا کے آخری اور اکمل ترین مذہب اسلام کی بے نظیر تعلیم اور حضرت سرورِ کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت اور تربیت کا نتیجہ تھی ورنہ ایام جاہلیت میں یعنی قبول اسلام سے پہلے حضرت عمرؓ میں اور مکہ مکرمہ کے ایک جاہلانہ رسوم وغیرہ کے پابند شہری میں اس لحاظ سے کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ پس آپ میں یہ اعلیٰ اخلاقی اور روحانی تبدیلی محض آپ کے حلقہ بگوش اسلام ہونے اور خدا کے محبوب رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف پانے کی وجہ سے آئی تھی۔ (باقی)

ازدواجی زندگی کے بارہ میں ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے معمولی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ طریق کی روک تھام کے لئے ۴ جون ۱۹۴۶ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب اور ماتحتان سلسلہ دونوں کو بہت پرحکمت ہدایات دیں اور انہیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی۔ چنانچہ فرمایا۔

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہئے۔ لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے۔ انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور میں قاضیوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کونسا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہئے کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا تر ہے جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہئے اور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقعہ ہی کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۴۶ء)

(مرسلہ:۔ فیروز دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ
سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء
(سوم)

دس بجے فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں کل ۲۳ مستورات نے حصہ لیا منصفات کے فرائض محترمہ حامدہ سلطانہ صاحبہ ربوہ
" شوکت گوہر صاحبہ "
" سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ لاہور نے انجام دیئے

منصفات کے فیصلہ کے مطابق

اوّل	محترمہ سلمیٰ ہاشمی صاحبہ	کراچی قیادت نمبر ۲
دوم	ساجدہ طاہرین صاحبہ	دارالرحمت شرقی ب ربوہ
سوم	ناصرہ غنی صاحبہ	کراچی قیادت نمبر ۶
چہارم	امۃ الباسط صاحبہ	جہلم

۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر بیت بازی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں سیمی فائنل مقابلہ کی دس منتخب لڑکیوں نے حصہ لیا منصفات کے فرائض
۱۔ محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ ربوہ
۲۔ " صفیہ عزیز صاحبہ "
۳۔ " امۃ الرشید شوکت صاحبہ " نے انجام دیئے۔

فیصلہ کے مطابق اوّل نصرت جہاں خوشاب
" امۃ العزیز ربوہ
" مسرت نور باجوہ ساہیوال
" زاہدہ نصیر کراچی
" عقیلہ پروین لاہور

۱۱ بجکر ۴۵ منٹ پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ تشہد۔ تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ چودھویں صدی کے ختم ہونے کے بعد ہم نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ دور اسلام کے غلبہ کا دور ہے اس صدی میں خدا تعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا خدا تعالیٰ کے مہدی کو ہم نے پالیا اور منعم علیہ گروہ میں ہمیں شامل کیا۔ خلافت کی برکات کا حصول ملا غرضیکہ خدا تعالیٰ کے انعامات و افضال کی بارشیں ہم پر نازل ہوئیں بعد ازاں آپ نے سفر یورپ کے تأثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سفر میں خاص طور پر دعاؤں کا موقعہ ملا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوؤں کا مشاہدہ کیا

پھر فرمایا کہ نئی صدی میں دعائیں کرتے ہوئے، نفوس کا محاسبہ کرتے ہوئے اور یہ عہد کرتے ہوئے داخل ہوں کہ گذشتہ زمانہ جو کمزوریاں اور غلطیاں سرزد ہوئیں انہیں چھوڑ دیں گی دنیا کے راستے پر چل کر صحیح احمدی نہیں بن سکتیں آپکو تو دوسروں کے لیے نمونہ بننا ہے نہ یہ کہ مغربیت کی تقلید کرنا ہے آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ اچھا نمونہ پیش کریں۔ ہر وہ عمل کریں جس سے خدا راضی ہو اللہ تعالیٰ آنیوالی صدی کو سب کیلئے مبارک کرے پس عہد کریں کہ ہم نے دنیا کی ہر رسم کو چھوڑ کر صرف خدا کی خاطر اپنے آپ کو پیش کرنا ہے بچوں کی صحیح اسلامی طریق پر تربیت کر کے اچھے معاشرہ کی تشکیل کرنا ہے۔ ہر وقت ہر گھڑی خدا تعالیٰ سے اچھے عمل کی دعائیں کریں۔

۱۲ بجکر ۱۰ منٹ پر آپ کا خطاب ختم ہوا۔ بعد ازاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے مقابلوں میں اوّل دوم۔ سوم آنیوالوں میں انعامات تقسیم فرمائے مقابلہ حفظ قرآن میں

اوّل	شاہدہ متین صاحبہ	دارالرحمت شرقی ب ربوہ
"	ریحانہ شاہین صاحبہ	دارالرحمت غربی "
"	نگہت سلطانہ صاحبہ	" "
دوم	مبارکہ عبدالحئی صاحبہ	فیصل آباد
"	بشریٰ نسرین صاحبہ	چونڈہ
سوم	امۃ الہادی صاحبہ	سرگودھا
چہارم	عذرا پروین صاحبہ	کراچی قیادت نمبر ۲
پنجم	امۃ المتین صاحبہ	دارالصدر شمالی ربوہ

دوران سال نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کو ٹرافی دی گئی۔

جگہ دوم	لاہور
سوم	کراچی قیادت نمبر ۱
"	" نمبر ۴
چہارم	گوجرانوالہ
پنجم	کراچی قیادت نمبر ۶

ساڑھے بارہ بجے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے انعامات حاصل کرنیوالی بہنوں اور بچیوں کو مبارکباد دی اور سست لجنات کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

آپ نے فرمایا کہ کل سے پندرھویں صدی شروع ہو رہی ہے اس صدی کے متعلق عظیم بشارتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں۔ آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ اپنی اصلاح کریں اور نظم و ضبط کا جذبہ پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ نے احمدی خواتین کو دنیا کی معلمات بنایا ہے۔ استاد بننے کیلئے ضروری ہے کہ اخلاق و کردار کا نمونہ پیش کریں۔ آپس کے جھگڑوں کو ختم کریں۔ اس سلسلہ میں آپ نے عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کارکنات کے ساتھ محبت و ہمدردی کا برتاؤ کریں اسی طرح کارکنات کا فرض ہے کہ وہ

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

کے تحت اطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں جب کسی کے سپرد کام کیا جائے تو خدا اور محمدؐ کی خاطر کام کریں۔ اس کا شکرانہ کے ساتھ کام کریں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ میں پیدا کیا۔ آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ ہر وقت یہ دعا کریں کہ ہمارے ایمانوں میں کجی پیدا نہ ہو۔ آخر دم تک ایمان سلامت رہے دعاؤں اور ہمت کے ساتھ نئی صدی کا استقبال کریں غلبہ اسلام کیلئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے ہمارا بھی اس میں حصہ ہو۔

آخر میں آپ نے بہنوں کو نصائح فرمائیں کہ وقت ضائع نہ کریں آپس کے جھگڑوں کو ختم کر کے جہالت کو دور کریں احکام دین سے لجنات کو روشناس کروائیں رسوم و بدعات ترک کر کے اور صحیح اسلامی پردہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سمیت دعا کروائی۔ اسطرح ہمارا بیسواں سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ساتواں اجلاس

ساتویں اجلاس کی تمام کاروائی مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے سنی گئی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت یہ انتظام اس سال خاص طور پر فرمایا کہ حضور کی خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی آخری دن کی تقریر جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پندرھویں صدی ہجری کی بشارتوں کا ذکر فرمایا عورتیں سن سکیں۔

اس سال کے اجتماع کی یہ ایک نمایاں خصوصیت تھی۔

اعلان دار القضاء

مکرم محمود احمد صاحب سکنہ کالیہ ڈاکخانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ نے درخواست کی ہے کہ میرے والد مکرم ملک محمد موسیٰ صاحب موصی وفات پاگئے ہیں قطعہ ۱۲/۳ واقع محلہ دارالیمن ربوہ میں سے نصف والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل ورثاء بھی جنہیں پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کیے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے تاکہ میں اسے فروخت کر کے والد صاحب مرحوم کا حصہ وصیت ادا کر سکوں۔

(۱) شریف بیگم صاحبہ بیوہ (۲) محمد ہارون صاحب (۳) شمیم اختر صاحبہ (۴) امۃ الحمید صاحبہ

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میں سے نصف میرے نام منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرماویں

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اندر اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ ان کی ضرورت کے مطابق جلسہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کیلئے رقوم لگائی گئی ہیں اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کر دی ہیں۔ لیکن اضلاع

شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازی خان۔ ساہیوال۔ ملتان۔ اٹک۔ ہزارہ
لاڑکانہ

ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ ان اضلاع کے عہدیداران اور احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف خاطر خواہ توجہ دیں اور اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔

بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے جو تھوڑا ہے ان کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ متعلقہ جماعتیں مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ ربوہ کھاتہ $\frac{۶۸۵۵}{۱۰۴-۱۵۲}$ میں جمع کرنے کیلئے بھجوائیں۔ (ناظر ضیافت)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آواز پر مخلصانہ لبیک

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ اکتوبر کو تحریک جدید کے سال ۱۹۸۰/۸۱ء/۴۷ کا اعلان فرمایا تو بفضل خدا انفرادی اور جماعتی سطح پر اشاعت اسلام کیلئے مالی وعدے دھڑا دھڑ موصول ہونے شروع ہو گئے چنانچہ جماعتی سطح پر پیش ہونے والوں کی پہلی فہرست بغرض دعا درج ذیل ہے۔

۱-	جماعت احمدیہ	کراچی	۳,۱۱,۰۰۰/-
۲-	"	باندھی ضلع نواب شاہ	۱,۰۶۲/-
۳-	"	حیدر آباد شہر	۴۷,۰۰۰/-
۴-	"	سکھر شہر	۷۲۵۰/-
۵-	"	کھنڈو ضلع لاڑکانہ	۱۷۵/-
۶-	"	دارہ ضلع "	۳۶۸/-
۷-	"	سانگھڑ شہر	۴,۰۰۰/-
۸-	"	بنی سررود ضلع تھرپارکر	۷,۰۰۰/-
۹-	"	شہداد پور ضلع سانگھڑ	۳۷۶۵/-
۱۰-	"	چک ۲/۴۴	۱۷۱۳/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دائیں ہاتھ اور بازو کو فالج ہے اعصابی کمزوری تبخیرہ معدہ اور آنکھوں میں موتیا کی شکائیت ہے دوستوں کی خدمت میں کامل صحت کاملہ عاجلہ کے لیے دعا کی درخواست ہے (شعیب احمد مالک آف انوار الصدر جنوبی)

۲۔ میں کافی عرصہ سے بیمار ہوں میرے بائیں گردے میں پتھری کی شکائیت ہے کافی علاج کرایا ہے مگر افاقہ نہیں ہوا اب چند یوم سے پیشاب میں البیومن البیومن کی زیادتی سے کافی کمزوری ہو گئی ہے علاج جاری ہے احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید بھٹی ابن عبدالعزیز بھٹی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ میرپور خاص ضلع تھرپارکر)

۳۔ میرے والد محترم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ بوجہ لقوہ اور ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا کرے آمین (نور الحق مربی اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ)

۴۔ عزیزم محمد اسلم بجلی درست کرتے ہوئے کھمبے میں کرنٹ آجانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے (آمین) (عبدالحمید مبشر ناظم مال ضلع کوٹلی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خلیل آباد)

ٹینڈروں کی طلبی کا نوٹس

زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ سے جنہوں نے کیلنڈر سال ۱۹۸۰ء کے لئے اپنی تجدید یا اندراج فیس جمع کرا دی ہو۔ ۲۷-۱۱-۸۰ کو ۲ بجے بعد دوپہر تک کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

یہ کوٹیشنیں دوبارہ سربمہر حالت میں زیر دستخطی کو کم و بیش کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۷۹ء جو یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے لاگو ہے۔ ٹھیکیداروں کی وصولی کی تاریخ تک سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ ترامیم کے ساتھ اور کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۷۲ء جس کا خارج / غیر دافع کردہ آئٹموں کی بنیاد پر فیصد / آئٹم ریٹس کوٹیشنیں بسلسلہ درج ذیل کاموں مطلوب ہیں۔ ٹینڈر موقع پر موجود ٹھیکیداران یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں جو مقررہ وقت / تاریخ پر حاضر ہوں گے کھولے جائیں گے۔ خالی ٹینڈر فارم ۲۷-۱۱-۸۰ کو دفتری اوقات میں ۱۱ بجے قبل دوپہر تک جاری کئے جائیں گے۔

ٹینڈر علیحدہ علیحدہ سربمہر لفافہ میں جس پر نام، کام اور ٹھیکیدار واضح طور پر تحریر شدہ ہو بھیجنا ہوں گے۔

بغیر زرضمانت کوئی ٹینڈر قابل غور نہیں ہوگا۔ زرضمانت بصورت چالان خزانہ یا ڈیپارٹمنٹ ایٹ کال رسید ہوگا۔

زیر دستخطی کسی یا تمام ٹینڈروں کو بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دینے کے مکمل مجاز ہوں گے۔ بذریعہ تار / بشرط / مشروط کوئی ٹینڈر قابل غور نہیں ہوگا۔

نمبر شمار	نام کام	اندازاً لاگت	زرضمانت	میعاد تکمیل
	پنجاب میں فیلڈ اسسٹینٹس کے لیے دفتر کم رہائش کی تعمیر			
۱-	واقع چک نمبر ۱۰ ار این بی	۵۰,۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے	۲ ماہ ٹینڈر
۲-	" " " نبی شاہ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۳-	" " " ٹیٹی ونیس	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۴-	" " " ڈورل	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۵-	" " " بدر	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۶-	" " " کوٹ کوٹ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۷-	" " " بھوجی کوٹ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۸-	" " چک مال ونیس	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۹-	" " " ونیرووال	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۰-	" " " نذیر پور کاہنہ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۱-	" " " میانہ ہزارہ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۲-	" " " میلہ	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۳-	" " " اوبی	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۴-	" " " رنگو کالا	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۵-	" " " بچہ کلاں	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۶-	" چک ۶۵/اے ار این بی	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۷-	" " ۹۵/ این بی	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۸-	" " ۱۰۷/ ایس بی (الف یا کام)	۵۰,۰۰۰/- "	۱۰۰۰/- "	" " "
۱۹-	گورنمنٹ گرلز پائلٹ سیکنڈری سکول سرگودھا (تعمیر ٹائلٹس)	۱۰,۰۰۰/- "	۲۰۰/- "	۱ " "

ایگزیکٹو انجینئر فسٹ پراونشل بلڈنگز ڈویژن سرگودھا (کوٹیشن)

(۴۷۰۰-۸۰ PI)

جلسہ سالانہ

کے ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ نظارت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۲۳:-

میں ڈاکٹر بشیر احمد باسط ولد حاجی محمد سعید صاحب پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد ولد حاجی محمد سعید صاحب ۲۰ بی میڈیکل کالونی بہاولپور

گواہ شد نمبر ۱:- چوہدری غلام احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب ۳/۷ کینال کالونی بہاولپور۔

گواہ شد نمبر ۲:- عبدالخالق خالد ابن مولوی غلام باری سیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور

مسل نمبر ۲۴۵۲۴:-

میں عمری بی بی بیوہ مولوی فتح محمد صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) نقد -/۸۲۰۰ روپے اس رقم میں مبلغ دو صد روپیہ حق مہر شامل ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ سو روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک پوشاک مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۱/۲/۸۰ سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- عمری بی بی بیوہ مولوی فتح محمد بمقام موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- سید محمود احمد شاہ ولد سید حسین علی شاہ صدر جماعت احمدیہ موسیوالہ۔

گواہ شد:- خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ولد صدر الدین صاحب سیکرٹری مال موسیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۵۲۵:-

میں سیدہ اقبال اختر زوجہ سید محمد بشیر صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھگلہ ضلع مانسہرہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے۔

(۲) کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

(۳) لاکٹ طلائی وزنی ۱۰ ماشہ مالیتی -/۱۱۰۰ روپے۔

(۴) بالیاں ۹ ماشہ مالیتی -/۱۳۰۰ روپے۔

(۵) نقد تین ہزار روپے نوٹ ۳ میں ملاوٹ ہے اس لئے قیمت -/۱۱۰۰ لگائی گئی ہے۔

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سیدہ اقبال اختر ۱۳/۴ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:- سید سجاد احمد ولد سید محمد بشیر پسر موصیہ۔

گواہ شد:- سید محمد بشیر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۵۲۶:-

میں سید سجاد احمد ولد سید محمد بشیر شاہ صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھگلہ ضلع مانسہرہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سید سجاد احمد ۱۳/۴ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:- صوفی بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم ربوہ۔

گواہ شد:- محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب ۴/۲۹ دارالرحمت شرقی ب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۲۷:-

میں بشریٰ بشیر بنت سید محمد بشیر صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھگلہ ضلع مانسہرہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) دو بالیاں اور ایک لاکٹ جن کا اندازاً وزن ایک تولہ اور اندازہ قیمت -/۲۱۰۰ روپے۔

(۲) ایک گھڑی مالیتی -/۹۰۰ روپے۔

(۳) ایک چاندی کا لاکٹ مالیتی -/۱۰ روپے وزن تقریباً دو تولے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سیدہ بشریٰ بشیر۔

گواہ شد:- سید سجاد احمد ولد سید محمد بشیر صاحب پھگلہ ضلع مانسہرہ

گواہ شد:- صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

—(بقیہ صفحہ اول)—

حضور نے اس تقریب کا ایک اور ایمان افروز واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کہ میرے گرد بہت ہجوم تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہجوم کے دھکے کھاتا میری طرف بڑھتا آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص جس پیار سے دھکے کھا رہا تھا اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ ضرور کوئی احمدی ہوگا۔ جو کہ تقریب میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔ اور اب آیا ہے اور میرے پاس پہنچنا چاہتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ شخص میرے پاس آگیا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا۔ اس نے بھی آگے جھک کر میرا ہاتھ پکڑا اور زور لگا کر میرے قریب آگیا اور قریب آکر میرے ہاتھ پر پیار کیا۔ اور کہنے لگا آپ ہمارے گاؤں میں بھی مسجد بنائیں۔ وہ شخص قریبی گاؤں کا میئر تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ تمہارے گاؤں میں بھی مسجد بنائیں گے۔ انشاء اللہ

حضور نے فرمایا کہ جب ہم غرناطہ سے قرطبہ جا رہے تھے تو ایک گاؤں کا نام "القلعہ" لکھا نظر آیا۔ خیال آیا کہ یہ ضرور کوئی قلعہ ہوگا۔ وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ گاؤں کے پاس ایک اونچے سے ٹیلے پر مسلمانوں نے ایک قلعہ بنایا تھا جو کہ اب ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے کرم الٰہی ظفر صاحب مبلغ انچارج سپین کو کہا کہ وہ میئر کو کہیں کہ یہ قلعہ ہمیں دے دیں۔ ہم اس کو ٹھیک ٹھاک کر دیں گے۔ حضور نے بتایا کہ جب میں لنڈن واپس آگیا تو کرم الٰہی ظفر صاحب نے اطلاع دی کہ میئر ایسا کرنے کو تیار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یا تو ہمیں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اور یا اب یہ انقلاب آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے افضال بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احادیث میں آیا ہے کہ اندلس کو دو دفعہ فتح کیا جائے گا۔ جس طرح قسطنطنیہ کے بارے میں ہے۔ کہ اسے دو دفعہ فتح کیا جائے گا ایک دفعہ تلوار سے اور دوسری دفعہ حجج و براہین سے اور اندلس میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ حضور نے نہایت جلال سے فرمایا کہ اب ساری پیشگوئیاں پوری ہونے کا وقت آگیا ہے۔

اس سے پہلے حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ ۱۸۸۲ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو ایک ایسا الہام ہوا جس کے پورا ہونے کے سامان نہیں تھے۔ اس وقت

حضور نے اپنا کشف یاد دلایا جس کے بارے میں حضور پہلے بھی بیان فرما چکے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ ساری کائنات

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اور ساری کائنات سمندر کی انگوری رنگ کی لہروں کی طرح پر لہر در لہر آگے بڑھتی اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتی جا رہی ہے۔ اس انگوری رنگ کی لہروں کے اوپر سفید چمکدار حصے تھے جو کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی صورتی لہریں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اب دنیا میں توحید الٰہی کے قائم ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اس پس منظر میں حضور نے بتایا کہ ۹۸ سال قبل ۱۸۸۲ء میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو الہامات ہوئے ان الہامات میں ایک طویل الہام کا آخری حصہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

تھا۔ اس کے بعد الہام تھا

فَاکْتُبْ

اسے لکھ رکھو اور پھر اسے طبع کراؤ اور پھر ساری زمین میں شائع کر دو۔

حضور نے فرمایا کہ اب زمانہ آگیا ہے کہ اس الہام پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں تیز تر کوشش سے لا الٰہ الا اللہ طبع کروا کر ساری دنیا میں پھیلائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ نے اسے چھپوا بھی دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ الفاظ مختلف سائز میں چھپوائے جائیں گے، اور پھر مختلف ممالک کی زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع کر کے مشتہر کر دیا جائے گا۔ کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ساری طاقتوں کا زور ٹوٹ جائے گا اور خدائے واحد و یگانہ کی محبت اس انسان کے دل میں بھی ڈال دی جائے گی جو کہ یہ کہتا ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) خدا کا نام زمین سے اور وجود آسمان سے مٹا دیگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرمعارف خطاب تین بجے شروع ہوا اور چار بجکر آٹھ منٹ پر ختم ہوا۔ حضور کی تقریر سے قبل تلاوت قرآن کریم ہوئی جو کہ مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے کی اس کے بعد حضور نے خدام کا عہد دوہرایا جس کے بعد مکرم غلام سرور صاحب شیخوپورہ نے نظم پڑھی۔ حضور ایدہ اللہ کے مقام اجتماع میں آمد کے ساتھ ہی نعرہ ہائے تکبیر، خاتم الانبیاء زندہ باد، اسلام زندہ باد، خانہ کعبہ پائندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے کے علاوہ "سفیر محبت" زندہ باد کے پرجوش نعرے بھی لگائے گئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ بجکر ۴۴ منٹ پر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔

(بقیہ صفحہ اول سے آگے)

صدقات

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے بتایا کہ اس کام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں خود صاحبزادہ صاحب کے علاوہ ناظر ضیافت چوہدری حمید اللہ صاحب اور محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی شامل تھے اس کمیٹی کے ذمہ ان بکروں کی خرید اور صدقہ اور انکی تقسیم کا کام تھا۔ ان بکروں کو ہر محلے میں پہنچا کر اور صدر محلہ سے رابطہ کر کے صدقہ کیا جاتا تھا اور اس کا گوشت مستحقین میں تقسیم کیا جاتا رہا۔ ایک سو ایک بکروں کی تعداد کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر کی گئی۔

صد سالہ جوبلی فنڈ کی طرف سے ۲۱ بکرے۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۲۰ بکرے۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے ۱۰ بکرے وقف جدید کی طرف سے ۵ بکرے۔ نظارت خدمت درویشاں منجانب درویشان قادیان ۵ بکرے۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۵ بکرے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۵ بکرے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ۵ بکرے ربوہ کے ہر محلہ کی طرف سے ایک ایک بکرا ربوہ میں کل چوبیس محلے ہیں۔ اس کے علاوہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کو ایک بکرا صدقہ کرنے کی خصوصی اجازت مرحمت فرمائی۔ جو کہ ان کے نام سے صدقہ کیا گیا۔ صدقہ کا یہ گوشت ناداروں اور مستحقین میں تقسیم کیا گیا اس تقسیم کی نگرانی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے کی۔

ربوہ سے باہر بھی احباب جماعت کو صدقات ادا کرنے کی تحریک کی گئی تھی اس کی تفصیلات کا ابھی انتظار ہے۔

درخواست دعاء

مکرم میاں عبدالماجد صاحب (الائیڈ بنک) سرگودھا کچھ عرصہ سے بیمار ہیں آجکل انکی طبیعت زیادہ خراب ہونیکے باعث بغرض علاج انکو لاہور لے گئے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے میاں عبدالماجد صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ کے بھانجے ہیں۔

ظہور احمد
(ناظر دیوان)
ربوہ

یقیناً آپ کا تعاون
ہماری حوصلہ افزائی اور ترقی کا باعث ہے
آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت موجود
فرش میڈیسن کمپنی
تھوک انگریزی ادویات فروش
سٹاکسٹ فائیزر لیبارٹریز
دفتر دکان
1.S.I بلاک نمبر ۹ شاہین روڈ
نزد سٹی بس اسٹینڈ سرگودھا
پروپرائٹر:- ایم- اشرف چوہدری
فون ۵۸-۲
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

چار پانچ سال سے آپ
کی بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
• زرعی و سکنی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کے لئے آپ
کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ — فون نمبر ۵۳۵